Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

بعنوان

روزہ اور اس کے مقاصد

منبر اللجنة العلمية

07

بتاریخ: 17 مئی 2019

بمطابق: 11 رمضان 1440ھ

خطبہ رائٹر

حافظ عثمان بن خالد مرجالوی

0303660440

بہ اہتمام

التبیان اسلامک سینٹر

لاہور۔ پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

روزہ اور اس کے مقاصد

خطبہ کے اہم عناصر:

❁ روزہ کے فضائل	❁ تقویٰ	❁ شہوت پر کنٹرول
❁ نیکیوں کا موقع	❁ اللہ کی آسانیوں کا ادراک	❁ صحت وتندرستی
❁ صبر	❁ ٹائم مینجمنٹ	❁ اخلاقی تربیت

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

جیسے ہی ماہ رمضان آتا ہے تو ہر شخص اللہ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے روزہ رکھتا ہے۔ صبح سے لے کر شام تک بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں۔ آخر بھوک پیاس برداشت کرنے کے فضائل اور مقاصد کیا ہیں؟ آج کے خطبہ جمعہ میں اسی موضوع پر گفتگو کریں گے تاکہ ہم روزہ کے فضائل، مناقب اور مقاصد کو سمجھتے ہوئے روزہ رکھیں۔

روزہ اپنے فضائل کی روشنی میں

① روزہ رکھنے سے سابقہ گناہوں کی بخشش:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّإِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

جو شخص بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزہ رکھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

صحیح البخاری:1910

②روزہ گناہوں سے ڈھال ہے:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(الصَّوْمُ جُنَّة مِن عَذَابِ اللّٰه)

روزہ اللہ کے عذاب سے ڈھال ہے۔

صحیح الجامع الصغیر:3866

③روزہ آزمائشوں سے بچاتا ہے:

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلاَةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ)

آدمی کی آزمائش ہوتی ہے اس کے بچوں، مال اور اس کے پڑوسی کے سلسلے میں۔ان آزمائشوں کا کفارہ نماز روزہ اور صدقہ ہیں۔

صحیح البخاری:1895، صحیح مسلم:144

④روزے دار کے لیے دوخوشخبریاں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ)

روزے دار کے لیے دوخوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ایک جب وہ روزہ کھولتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسری خوشی) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا۔

صحیح مسلم:1151

⑤روزے دار کے منہ کی بو اللہ کو کستوری سے بھی زیادہ محبوب:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! روزے دار کے منہ کی بدلی ہوئی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

صحیح مسلم:1151

⑥روزے دار کا اجر خود اللہ دے گا:

حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ)

ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لیے ہے مگر روزہ، یقیناوہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

صحیح البخاری:1904

⑦روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ

تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی: عادل حکمران، روزے دار اور مظلوم کی بد دعا۔

صحیح۔مسند احمد:15/463(9742)

⑧روزے دار کے لیے جنت کا خصوصی دروازہ:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِنَّ فِي الجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ)

جنت (کے آٹھ دروازوں میں سے) ایک دروازے کا نام ''رَیّان'' ہے، جس سے قیامت کے دن صرف روزے دار داخل ہوں گے، ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی داخل نہیں ہوگا، کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ تو وہ کھڑے ہو جائیں گے اور (جنت میں داخل ہوں گے) ان کے علاوہ کوئی اس دروازے سے داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے، تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور کوئی اس سے داخل نہیں ہوگا۔

صحیح البخاری:1896، صحیح مسلم:1152

⑨روزِ قیامت روزے کی سفارش:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُولُ الصِّيَامُ: أَيْ رَبِّ إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ فيشفعان)

روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس بندے کو دن کے وقت کھانے (پینے) سے اور جنسی خواہش پوری کرنے سے روک دیا تھا، پس تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات کے وقت سونے سے روک دیا تھا، پس تو اس کے بارے میں سفارش قبول فرما۔ چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔

المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 2036، شعب الایمان، ح: 1839، قال الألبانی: صحیح

⑩ روزے دار کا اجر:

ماہ رمضان کے فرضی روزے رکھنے والے کا اجر اللہ تعالیٰ نے ذکر نہیں کیا، لیکن جو شخص صرف ایک نفلی روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کیا ثواب دیتے ہیں؟ صرف دو احادیث ملاحظہ فرمائیں:

① ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ)

جس شخص نے جہاد کے دوران میں ایک روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی خندق بنا دیتا ہے، جیسے کہ زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔

سنن الترمذی: 1624 حسن صحیح

② ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ یوں فرمایا:

(مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا)

جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا، تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو جہنم سے ستر سال (کی مسافت) دور کر دیتا ہے۔

صحیح البخاری: 2840، صحیح مسلم: 1153

اللہ اکبر! یہ تو صرف اللہ کی رضا کے لیے رکھے گئے ایک نفلی روزے کا اجر ہے اور جو شخص ماہ رمضان کے فرضی تیس روزے رکھتا ہے، اللہ اسے کتنا اجر و ثواب دیتے ہوں گے؟

مقاصد صیام

ہر مسلمان پر جس نے کلمہ پڑھ رکھا ہے اور اسلام کا دعویٰ کرتا ہے، شریعت کے تمام احکامات کی بجا آوری

ضروری ہے۔اگر چہ اسے شریعت کے مقاصد،اسراراوراس کے رموز کا علم نہ بھی ہو۔تاہم اسرار شریعت کا علم رکھنا آدمی کے سمجھدار ہونے کی نشانی ہے۔

اسرار شریعت کے حوالے دو باتیں ذہن نشین کیجئے:

پہلی بات:

شریعت کے کسی حکم کا سبب تلاش کرنا گناہ نہیں،جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے بلکہ اس کے ساتھ مکلف کو مزید اطمینان حاصل ہوجاتا ہے۔خود اللہ تعالیٰ نے کئی احکامات کے مقاصد ذکر فرمائے ہیں:

① نماز کا مقصد بے حیائی وغیرہ سے روکنا ہے:

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (سورة العنكبوت:45)

بلاشبہ نماز فحاشی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

② روزوں کا مقصد تقویٰ ہے:

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ(سورة البقرة:183)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو!تم پر روزہ رکھنا لکھ دیا گیا ہے،جیسے ان لوگوں پر لکھا گیا جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم بچ جاؤ۔

③ حج کا مقصد شعائر اللہ کی تعظیم ہے۔

④ زکوۃ کا مقصد غریبوں سے ہمدردی ہے:

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ

(زکوٰۃ کا مقصد یہ ہے کہ)ان کے غریبوں سے لی جاتی ہے اوران کے فقراء میں لوٹا دی جاتی ہے۔

صحیح البخاری:1395

دوسری بات:

اسرار شریعت کی بابت یاد رکھیے گا کہ شریعت کے تمام احکامات کے مقاصد تلاش کرنا انسان کی سوچ سے

بالاتر ہے، اس لئے جہاں ممکن نہ ہو وہاں عقل کے نشتر برسانے کی بجائے توقف کرنا چاہیے۔

اب ہم جاننے کی کوشش کریں گے کہ ایک انسان دن بھر کی بھوک پیاس کرتا ہے، حلال کھانا اللہ کے حکم سے ایک مخصوص وقت کے لیے اپنے اوپر حرام کر لیتا ہے، آخر اس کے مقاصد کیا ہے؟ تو آیئے چند ایک مقاصد ذکر بحث لاتے ہیں:

① تقوی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ(سورة البقرة:183)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزہ رکھنا لکھ دیا گیا ہے، جیسے ان لوگوں پر لکھا گیا جو تم سے پہلے تھے ،تا کہ تم بچ جاؤ۔

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فهو من اكبر العون على التقوى

روزہ تقویٰ پیدا کرنے میں سب سے زیادہ مددگار رہے۔

زادالمعاد:2/29

② شہوت پر کنٹرول:

شیطان انسان کے جسم میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون جسم میں گردش کرتا ہے، چنانچہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ

یقیناً شیطان انسان میں ایسے گردش کرتا ہے جیسے خون (انسانی جسم میں) گردش کرتا ہے۔

صحيح البخاری:2038

چونکہ شیطان انسان کو خواہشات کی طرف دعوت دیتا ہے تو روزہ انسانی شہوت کو ختم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَا

اے جوانوں کے گروہ! تم میں سے جو کوئی شادی کی استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کر لے، یہ نگاہ کو زیادہ جھکانے والی اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والی ہے اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے کو لازم کر لے، یہ اس کے لیے خواہش کو قابو میں کرنے کا ذریعہ ہے۔

صحیح مسلم3398

۳ مزید نیکیوں کا موقع:

روزہ بہت سارے دیگر اعمال کا سبب بنتا ہے جیسا کہ:

۱ صدقہ خیرات کی ترغیب:

روزے کی حالت میں اگر انسان کو بھوک پیاس محسوس ہو تو اسے غریب اور فاقہ کش عوام کی حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے، سیدنا سلمان علیہ السلام کا قول ہے:

اخاف ان اشبع فانسی

(میں روزہ اس لیے رکھتا ہوں) میں ڈرتا ہوں کہ میں سیر رہوں تو (غریب عوام کو) بھول جاؤں۔

مقاصد الصوم، ص 16

اسی طرح سیدنا یوسف علیہ السلام روزہ رکھنے کی وجہ بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

اخاف ان شبعت ان انسی الجائع

میں ڈرتا ہوں کہ میں سیر رہوں اور بھوکوں کو بھول جاؤں۔

تفسیر القرطبی

سلف صالحین سے جب سوال کیا جاتا ہے کہ روزے کا مقصد کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتے:

لیذوق الغنی طعم الجوع فلا ینسی الجائع

تاکہ غنی بھوکوں کا کھانا چکھے اور بھوکوں کو بھول نہ جائے۔

لطائف المعارف

۲ قیام اللیل:

روزہ رکھنے والوں کو نماز تراویح سے بہت لگن ہوتی ہے۔ دن بھر کا روزہ رکھنا اور رات کا قیام کرنے کا مزہ ہی عمدہ ہوتا ہے۔

۳ تلاوت:

روزہ رکھ کر چونکہ جسمانی کام کرنے سے آدمی عاجز ہوتا ہے، تلاوت قرآن مجید میں مصروف ہو جاتا ہے

تا کہ روزہ بآسانی گزر جائے۔

④ روزہ افطار کروانا:

روزے داروں میں ایک دوسرے کی افطاری کرانے کا جذبہ ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

جس نے کسی روزے دار کا روزہ کھلوایا، تو اس کو بھی روزے دار کی مثل اجر ملے گا، بغیر اس کے کہ اللہ روزے دار کے اجر میں کوئی کمی کرے۔

سنن الترمذی: 807، قال الالبانی: صحیح

④ اخلاقی تربیت:

روزہ صرف بھوک اور پیاس برداشت کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزے کا ایک مقصد انسان کی اخلاقی تربیت بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روزے کی موجودگی میں جو اپنی اخلاقی تربیت نہیں کرتا، مثلاً: جھوٹی بات اور جھوٹ پر عمل نہیں چھوڑتا تو اللہ کو ایسے شخص کے روزے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ

جس نے جھوٹی بات اور اس پر عمل نہ چھوڑا تو اللہ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

صحیح البخاری: 1903

اسی طرح روزہ ہماری تربیت کرتے ہوئے ہمیں لڑائی جھگڑے اور فتنے فساد سے روکتا ہے، چنانچہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ

اگر تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہیے، نہ شور مچائے، اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں روزہ دار آدمی ہوں۔

صحیح البخاری: 1904

⑤ اخلاص:

روزہ انسان کو اخلاص سکھاتا ہے، جیسا کہ حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ)

ابن آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لیے ہے مگر روزہ، یقیناوہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

صحیح البخاری: 1904

ابن آدم ہر کام اپنے لیے کرتا ہے، لیکن روزہ خالص اللہ کی رضا کے لیے رکھتا ہے اور اس کی جزا بھی طور خاص اللہ دیتا ہے۔

⑥ اللہ تعالیٰ کی آسانیوں کا ادراک:

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں ایسی ہیں جن کا ادراک ہر کوئی نہیں کرسکتا۔ ان میں سے بعض ایسی نعمتیں ہیں جن کی حکمتوں کا کسی خاص موقع پر انکشاف کرتا ہے۔ روزہ چونکہ فرض ہے، آدمی سفر کی حالت میں ہو تو اس کے لئے روزہ برقرار رکھنا نہایت مشکل ہوجاتا ہے اس تنگی کو مدنظر رکھتے ہوئے باری تعالیٰ نے روزے کی رخصت عنایت فرمائی ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

(سورة البقرة: 185)

رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا، جو لوگوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ہدایت کی اور (حق و باطل میں) فرق کرنے کی واضح دلیلیں ہیں، تو تم میں سے جو اس مہینے میں حاضر ہو وہ اس کا روزہ رکھے اور جو بیمار ہو یا کسی سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرنا ہے۔ اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتا ہے اور تمہارے ساتھ تنگی کا ارادہ نہیں رکھتا اور تاکہ تم گنتی پوری کرو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر جو اس نے تمہیں ہدایت دی اور تاکہ تم شکر کرو۔

تو روزہ رکھنے کا ایک مقصد یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی دی ہوئی آسانیوں کا ادراک کرانا چاہتے ہیں تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی آسانیاں قبول کریں۔

⑦ صبر:

روزے کا ایک مقصد انسان کو مشکلات اور پریشانیوں میں صبر کا عادی بنانا بھی ہے۔ روزہ رکھنا ہی نصف صبر ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ

روزہ نصف صبر ہے اور صفائی نصف ایمان ہے۔

مسند احمد: 38/170 (23073)، قال شعیب الارنووط: صحیح لغیرہ

روزہ رکھنا تو صبر ہے ہی، رسول اللہ ﷺ نے ماہ رمضان کو ہی ماہ صبر قرار دیا ہے، چنانچہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، صَوْمُ الدَّهْرِ

صبر والے مہینے کے روزے اور ہر ماہ کے تین روزے رکھنا گویا پورے سال کے روزے ہیں۔

مسند احمد: 13/22 (7577)، قال شعیب الارنووط: اسنادہ صحیح

⑧ صحت وتندرستی:

روزہ کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ یہ ہماری جسمانی صحت کے لیے ضروری ہے۔ روزہ سے انسانی صحت متاثر نہیں ہوتی۔ آپ نے اکثر مشاہدہ کیا ہوگا کہ اکثر حکماء اطباء اور بعض ڈاکٹرز حضرات علاج معالجہ سے قبل مریض کو چند دن روزہ رکھنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ اس کی حکمت یہی ہے کہ کچھ دن بھوک پیاس سے جسم اپنی پہلی حالت میں آجاتا ہے۔ مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے اطباء اور فلاسفرز یہ مشاہدہ کر چکے ہیں، ڈاکٹر امیہ لقود کی باقاعدہ کتاب ہے جس کا عنوان العلاج بالصوم ہے۔ ان کی کتاب کے مطالعہ کے بغیر صرف نام سے ہی آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ انھوں نے اپنی کتب میں واضح کیا ہے روزہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی	حافظ عثمان بن خالد مرجالوی	حافظ طلحہ بن خالد مرجالوی
03086222418	03036604440	03086222416